اوصاف وکمالاتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

بزبانِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

وَسَیُجَنَّبُهَا الۡاَتۡقَى ۝ الَّذِیۡ یُؤۡتِیۡ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی ۝ وَمَا لِاَحَدٍ عِنۡدَہٗ مِنۡ نِّعۡمَۃٍ تُجۡزٰۤی ۝ اِلَّا ابۡتِغَآءَ وَجۡہِ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی ۝ وَلَسَوۡفَ یَرۡضٰی .[اللیل92:17تا21]

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عزت و تکریم سے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے عزت سے محروم کر دیتا ہے۔ ارشاد ہے: وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ. ”(اے اللہ!) تُو جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے ذلّت میں مبتلا کر دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی دستِ قدرت میں ہے، بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے۔“[آلِ عمران 26:3]

اللہ تعالیٰ نے پوری مخلوق میں سب سے زیادہ عظمت و تکریم ہمارے آقا و مولا ﷺ کو عطا فرمائی ہے۔ جیسی عزت آپ ﷺ کو عطا کی نہ پہلے کسی کی ایسی عزت افزائی فرمائی تھی نہ بعد میں فرمائے گا اور اپنی مخلوق کو جس قدر آپ ﷺ کی تعظیم کا حکم دیا ہے اتنی تاکید نہ پہلے کسی کی تعظیم کے لیے فرمائی نہ بعد میں فرمائے گا۔

ربّ تعالیٰ کی طرف سے عزت افزائی کا کیسا خوب صورت انداز ہے کہ اُس نے قرآنِ مجید میں آپ ﷺ سے نسبت والی چیزوں کی قسمیں ارشاد فرمائیں۔ روایت میں ہے کہ ایک موقع پر سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: بِأَبِیْ أَنْتَ وَأُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللهِ! لَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِكَ عِنْدَ اللهِ أَنْ أَقْسَمَ بِحَیَاتِكَ دُوْنَ سَائِرِ الْأَنْبِیَاءِ، وَلَقَدْ بَلَغَ مِنْ فَضِیْلَتِكَ عِنْدَہٗ أَنْ أَقْسَمَ بِتُرَابِ قَدَمَیْكَ فَقَالَ: {لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ}[البلد1:90]. یا رسول اللہ صلّی اللہ علیک وسلّم! قسم بخدا! ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کی یہ عزت و فضیلت ہے کہ اُس نے انبیائے کرام علیہم السلام میں سے صرف آپ کی زندگی کی قسم اِرشاد فرمائی، اور قسم بخدا! خالقِ کائنات کی بارگاہ میں آپ کا یہ رتبہ ہے کہ اُس نے (لوگوں کو آپ کا مقام و مرتبہ بتانے کے لیے) آپ کے قدموں سے لگنے والی خاک کی قسم ذکر کی اور فرمایا: ”مجھے اِس شہر کی قسم! کہ آپ اِس میں تشریف فرما ہیں“۔

(المواہب اللدنیہ، الفصل الخامس فی قسمہ تعالیٰ بمدۃ حیاتہ ﷺ الخ، ج:2، 575، المکتبۃ التوقیفیۃ قاہرہ، فتاوی رضویہ، ج:30، ص:161، 162)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کرتے ہیں:

وہ خُدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا، نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلامِ مجید نے کھائی شہا! ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

جب اللہ کریم نے ہمیں سرورِ عالم ﷺ کے ساتھ نسبت والی بے جان چیزوں کی ایسی تعظیم و تکریم سکھائی ہے تو وہ خوش نصیب

مسلمان جنھوں نے جانِ عالم ﷺ کی زیارت کی... ایمان لائے... غلامی کا شرف پایا اور ہر لمحہ جان چھڑکنے کے لیے تیار رہے اُن کے اِکرام واحترام کا عالم کیا ہو گا؟

بارگاہِ اقدس کا قُرب پانے والے خوش بختوں میں سب سے اوّل اور سب سے افضل امیر المؤمنین، یارِ غار ومزار، رفیقِ حوض وجنت، مُحبّ ومحبوبِ رسول، صدیق اکبر، سیدنا ابو بکر عبد اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، جو سرورِ عالَم ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں بھی سایہ کی طرح آپ کے ساتھ رہے، آج بھی اُن کے پہلوئے اقدس میں آرام کر رہے ہیں اور روزِ قیامت آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں اپنا ہاتھ تھمائے سنہری جالیوں سے باہر آئیں گے۔ کشتۂ عشق ومحبت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

سایۂ مُصطَفٰی مایۂ اِصطَفٰی
عِزّ و نازِ خِلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اُس اَفْضَلُ الْخَلق بَعْدَ الرُّسل
ثَانِیَ اثْنَیْنِ ہِجرت پہ لاکھوں سلام

اَصْدَقُ الصَّادِقِیْں سَیِّدُ الْمُتَّقِیْں
چشم و گوشِ وِزارت پہ لاکھوں سلام [1]

اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں آپ رضی اللہ عنہ کی عزت افزائی فرمائی، سرورِ عالَم ﷺ نے بہت مرتبہ تحسین وتعریف سے نوازا، اہلِ بیتِ کرام علیہم الرضوان سمیت ہر دور کے مسلمان آپ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

ایمان کی تازگی اور گستاخانِ صدیق اکبر کی غلط فہمیوں کا اِزالہ کرنے کے لیے، آپ کے یومِ وصال 22 جُمادی الاُخریٰ کی مناسبت سے آج کے خطبہ میں اہلِ بیتِ کرام کی مبارک زبانوں سے بیان ہونے والے اوصاف وکمالاتِ صدیقِ اکبر کا مختصر ذکرِ خیر ہو گا۔ رضی اللہ عنہم

مسلکِ اہلِ سنت اور شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

ہر دور میں بعض لوگ صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ عظام علیہم الرضوان کے بارے میں اِفراط وتفریط کا شکار رہے ہیں، کچھ بدبختوں نے صحابہ سے محبت کی اور اہلِ بیت کا دامن چھوڑ دیا، جب کہ کچھ بدنصیب اہلِ بیت سے محبت کا دعوی کرکے صحابہ کی توہین کرنے لگے۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں یہ سکھایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ہر نسبت کا اِکرام واحترام کرنا ہے۔

[1] ان اشعار کی مختصر وضاحت کے لیے لنک پر کلک کریں: https://www.dawateislami.net/magazine/ur/ashar-k-tashreeh/saya-e-mustafa

شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اَلْمُعْتَقَدُ الْمُنْتَقَد پر حاشیہ اَلْمُعْتَمَدُ الْمُسْتَنَد میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا: فَمَنْ أَحَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَبَ أَنْ يُّحِبَّهُمْ جَمِيْعًا، وَمَنْ أَبْغَضَ بَعْضَهُمْ ثَبَتَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ۔ یعنی جو رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اُس پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی نسبت سے تمام صحابہ واہل بیت علیہم الرضوان کے ساتھ محبت کرے، کسی ایک سے بھی بغض رکھے تو ثابت ہو گا کہ اُسے رسول اللہ ﷺ کا سچا پیار نصیب نہیں (ورنہ اُسے آپ ﷺ کی ہر نسبت کے ساتھ محبت ہوتی)۔ امام اہلِ سنت رحمۃ اللہ علیہ نے سب نسبتوں کو نہایت حسین انداز میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا:

مولیٰ گُلبُنِ رحمت، زہرا سِبطَین اُس کی کلیاں پھول
صدیق وفاروق وعثماں، حیدر ہر اِک اُس کی شاخ[1]

ایک اور کلام میں امامِ اہلِ سنت نے فرمایا:

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور
نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی[2]

اہلِ بیتِ کرام علیہم الرضوان کی محبت کا دم بھرتے ہوئے جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بے ادبی کرنے والے اگر خود اہلِ بیت کرام کے ارشادات کو پڑھیں تو اُنھیں اندازہ ہو گا کہ خاندانِ رسالت مآب ﷺ کے تمام حضرات سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بے پناہ محبت کرتے تھے، بلکہ فرماتے تھے: "جو صدیق کا نہیں وہ ہمارا نہیں۔"

---

[1] گُلبُن: سرخ پھول۔ سِبطَین: حسنین کریمین۔ یعنی آقا ومولیٰ ﷺ رحمت کے سرخ گلاب کا پودا ہیں، خاتونِ جنت اور حسنینِ کریمین اُس کی کلیاں، پھول ہیں اور چاروں یارانِ وفا اُس کی شاخیں ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

[2] بیڑا/ناؤ: کشتی۔ نجم: ستارہ۔ عِترت: اولاد۔ یعنی ان شاء اللہ تعالی اہلِ سنّت وجماعت کامیاب ہوں گے اور ان کی کشتی بخیر وعافیت منزلِ مقصود پر پہنچ جائے گی؛ کیونکہ یہ اہلِ بیتِ اطہار کی مقدّس کشتی میں سوار ہیں اور آسمانِ ہدایت کے ستارے یعنی صحابۂ کرام منزل (جنت) کی طرف ان کی راہ نمائی فرما رہے ہیں۔ اِس شعر میں دو احادیثِ مبارکہ کی طرف اشارہ ہے: (1) اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اِقْتَدَيْتُمُ اِهْتَدَيْتُمْ۔ "میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں، تم ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔" [مشکوۃ المصابیح، جزء3، ج2، ص414، حدیث:6018] (2) مَثَلُ اَهْلِ بَيْتِيْ مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ، مَنْ رَكِبَهَا نَجَا وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرَقَ۔ "میرے اہلِ بیت کی مثال کشتیِ نوح کی طرح ہے، جو اُس میں سوار ہوا نجات پا گیا اور جو اُس سے پیچھے رہا ہلاک ہو گیا۔" [المستدرک، حدیث:332] حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سمندر کا مسافر کشتی کا بھی حاجت مند ہوتا ہے اور تاروں کی رہبری کا بھی؛ کہ جہاز ستاروں کی راہ نمائی پر ہی سمندر میں چلتے ہیں، اسی طرح اُمّتِ مسلمہ اپنی ایمانی زندگی میں اہلِ بیتِ اطہار کے بھی محتاج ہیں اور صحابۂ کبار کے بھی حاجت مند۔ (مرآۃ المناجیح، ج:8، ص:345)

صحابہ ہیں سب مثلِ انجم دَرَخشاں   سفینہ ہے اُمّت کا عترت نبی کی

اوصاف و کمالاتِ صدیقِ اکبر بزبانِ مولیٰ المسلمین

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے شانِ صدّیقی میں بے شمار مرتبہ خراجِ عقیدت پیش کیا۔[1] چند ارشادات ذکر کیے جائیں گے۔

صدیق کا پہلا نمبر: مولیٰ المسلمین سیدنا علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ کے شہزادے حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ، جن کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ ایک خاتون ہیں... اُنھوں نے ایک دن اپنے والدِ گرامی جناب حیدرِ کرّار رضی اللہ عنہ سے پوچھا: أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر و افضل آدمی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: «أَبُو بَكْرٍ.» یعنی "انبیاءِ کرام کے بعد انسانوں میں سب سے پہلا نمبر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا ہے۔" شہزادۂ والا شان نے پوچھا: اِن کے بعد کس کا رتبہ ہے؟ فرمایا: «ثُمَّ عُمَرُ.» یعنی "دوسرا نمبر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کا ہے۔" شہزادۂ والا شان نے کہا: اِن کے بعد تو آپ ہی کا رتبہ ہے نا؟ (جس وقت یہ سوال پوچھا گیا تھا تب بلاشبہ آپ ہی سب سے افضل تھے؛ کیونکہ یہ سوال شہادتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے بعد ہوا تھا، مگر) آپ نے عاجزی کرتے ہوئے فرمایا: «مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» "مَیں تو ایک عام مسلمان ہوں۔" (صحیح بخاری، حدیث: 3671)

سردارِ دوجہاں: سیدنا علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا: مَیں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا کہ حضرت صدیقِ اکبر اور حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، يَا عَلِيُّ! لَا تُخْبِرْهُمَا۔ "یہ دونوں انبیاء و مرسلین کے علاوہ، اولین و آخرین میں سے اُدھیڑ عمر جنّتیوں کے سردار ہیں، اے علی! تم اُنھیں نہ بتانا۔" (جامع ترمذی، حدیث: 3665)

یاد رہے کہ تمام اہلِ جنت کی عمر 30 یا 33 سال ہو گی، ہمیشہ اُن کی یہی عمر رہے گی۔[2] حدیثِ پاک سے مراد ہے کہ انبیا و مرسلین علیہم السلام کے علاوہ دنیا میں جن مسلمانوں نے اُدھیڑ عمر کو پہنچ کر وفات پائی ہو گی، صدّیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما اُن سب کے سردار ہیں۔ اے علی! مجھ سے پہلے تم اُنھیں نہ بتانا؛ تاکہ مَیں خود اُنھیں خوش خبری دوں اور اُنھیں زیادہ خوشی ہو۔[3]

---

[1] بارگاہِ صدیقی میں اہلِ بیت کرام علیہم الرضوان کے مزید کلماتِ تعریف و توصیف کے لیے ملاحظہ کیجیے فتاویٰ رضویہ، ج:28، ص:480 تا 489

[2] سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ عالم ﷺ نے فرمایا: «يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً.» "جنتی اس حالت میں جنت میں داخل ہوں گے کہ (سر کے بالوں، پلکوں اور بھوؤں کے علاوہ) ان کے جسم اور چہروں پر بال نہیں ہوں گے، سرمہ لگا ہوا ہو گا، تیس یا تینتیس سال کی عمر کے ہوں گے۔" (جامع ترمذی، حدیث: 2545)

[3] لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ قَبْلِي، لِأُبَشِّرَهُمَا بِنَفْسِي فَيَبْلُغُهُمَا السُّرُورُ مِنِّي. (مرقاۃ المفاتیح)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے مولَی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے یہ الفاظ روایت کیے: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَشَبَابِهَا بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ۔ یعنی "ابو بکر و عمر دونوں انبیاو مرسلین کے بعد تمام جنّتیوں کے سردار ہیں، خواہ جوانی میں اُن کا وصال ہوا یا اُدھیڑ عمر تک پہنچنے کے بعد۔"[1] (مسند احمد، حدیث 602)

اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حدیث کا مفہوم یوں بیان کیا:

فرماتے ہیں یہ دونوں ہیں سردارِ دو جہاں
اے مُرتضٰی! عتیق و عُمَر کو خبر نہ ہو

مَولَی المسلمین کا زبردست خراجِ عقیدت: حضرت اُسید بن صفوان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد ہر شخص غم میں ڈوبا ہوا تھا، آپ کے غسل و کفن کے بعد سیدنا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ آپ کے گھر کے باہر آئے اور روتے ہوئے آپ کی خدمت میں زبردست خراجِ عقیدت پیش کیا، جس کے کچھ کلمات اور اُن کا مفہوم یوں ہے:

- رَحِمَكَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ! كُنْتَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا۔ اے صدیق اکبر! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، سب سے پہلے اِسلام قبول کرنے کا اِعزاز آپ کو ہی ملا۔
- وَأَخْلَصَهُمْ إِيمَانًا۔ ایمان میں سب سے زیادہ مخلص بھی آپ ہی تھے۔
- وَأَشَدَّهُمْ يَقِيْنًا۔ سب سے پختہ یقین بھی آپ ہی کو نصیب ہوا۔
- وَأَخْوَفَهُمْ لِلّٰهِ۔ تقوٰی اور ربّ کریم سے ڈرنے میں سب سے اعلیٰ درجہ پر بھی آپ ہی فائز تھے۔
- وَأَعْظَمَهُمْ غِنَاءً۔ سب سے بڑے سخی بھی آپ ہی ٹھہرے۔
- وَأَحْوَطَهُمْ عَلٰى رَسُوْلِهٖ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ خدمت گزار بھی آپ ہی تھے۔
- وَأَحْدَبَهُمْ عَلَى الْإِسْلَامِ۔ اسلام (کی خاطر مسلمانوں) پر سب سے زیادہ شفیق و مہربان بھی آپ ہی تھے۔
- وَآمَنَهُمْ عَلٰى أَصْحَابِهٖ۔ اہلِ اسلام پر سب سے زیادہ امان والے بھی آپ تھے۔
- وَأَحْسَنَهُمْ صُحْبَةً۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و رفاقت کو بھی سب سے اچھا آپ نے نبھایا۔
- وَأَفْضَلَهُمْ مَنَاقِبَ۔ سب سے زیادہ فضیلتیں بھی آپ ہی کو نصیب ہوئیں۔

---

[1] یاد رہے کہ ان حضرات کی یہ سرداری حضرات حسنین کریمین کی سرداری کے خلاف نہیں؛ کیونکہ دونوں سرداریوں کی نوعیّتیں مختلف ہیں، کیونکہ ضلع کا افسر اعلیٰ ڈپٹی کمشنر بھی ہوتا ہے اور ایس۔ پی۔ بھی، مگر الگ الگ نوعیتوں سے۔ (مرآۃ المناجیح)

- وَأَكْثَرَهُمْ سَوَابِقَ۔ بھلائیوں میں آگے بڑھنے کے سب سے زیادہ اِعزازات آپ نے ہی حاصل کیے۔
- وَأَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً۔ پوری اُمّت میں افضل ترین درجہ بھی آپ ہی کا ہے۔
- وَأَقْرَبَهُمْ مِنْ رَسُوْلِهٖ۔ رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریبی بھی آپ ہی تھے۔
- وَأَشْبَهَهُمْ بِهٖ هَدْيًا وَخُلُقًا وَسَمْتًا۔ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق اور سیرت کی جھلک سب سے زیادہ آپ میں نظر آتی تھی۔
- وَأَوْثَقَهُمْ عِنْدَهٗ، وَأَشْرَفَهُمْ مَنْزِلَةً، وَأَكْرَمَهُمْ عَلَيْهِ۔ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ اعتماد آپ پر تھا، آپ ﷺ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت و تکریم بھی آپ ہی کو نصیب ہوئی۔

فَجَزَاكَ اللّٰهُ عَنِ الْإِسْلَامِ وَعَنْ رَسُوْلِهٖ وَعَنِ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اسلام، اپنے رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزا عطا فرمائے۔

سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے آپ کی تعریف میں مزید کلمات بھی ارشاد فرمائے۔[1] اِس تعریفی اور تعزیتی خطاب کو سُننے کے بعد کی کیفیت نقل کرتے ہوئے راوی کہتے ہیں: بَكٰى أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالُوْا: صَدَقْتَ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔ صحابۂ کرام کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، اور وہ کہتے تھے: اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد! آپ نے سچ کہا ہے، وہ ایسے ہی تھے۔

(مسند البزار، حدیث:928، معرفۃ الصحابۃ ابو نعیم، حدیث:894، نوادر الاصول، ج:3، ص:142)

روایت سے متعلق نکات: ☆ جو لوگ سیدنا علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ کو اپنا "مولیٰ" مانتے ہیں وہ آپ رضی اللہ عنہ کی زبانِ پاک سے نکلے ہوئے یہ تعریفی کلمات بھی دل و جان سے قبول کریں۔ **"مولیٰ" کہنا اور ہے، جب کہ ماننا کچھ اور ہے۔**

☆ مولی المسلمین کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ نے یہ کلمات جنابِ صدیق رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد فرمائے تھے۔ ہم تو تقیہ کو شانِ مرتضوی کے لائق ہی نہیں سمجھتے، جو بدبخت اُن کی طرف تقیہ کی نسبت کرتے ہیں اُنھیں بھی غور کرنا چاہیے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ تعریف وصالِ صدیقی کے بعد کی تھی۔

☆ اِن کلمات میں جہاں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف ہے، وہیں ہماری تربیت بھی ہے کہ کیسے اوصاف اختیار کرنے کی کوشش ہونی چاہیے۔ آپ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ نے زیادہ مال، بڑے گھر، پروٹوکول اور شاہانہ زندگی وغیرہ کا ذکر نہیں کیا، بلکہ ایمان و یقین، تقویٰ و پرہیزگاری، رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری اور بارگاہِ اقدس میں مقبولیت کا ذکر کیا ہے۔ کاش! صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے قدموں کی خیرات کے طور پر ہمیں بھی اِن اوصاف کا شوق اور اِن کی کچھ جھلک نصیب ہو جائے۔

---

[1] مکمل روایت کے لیے لنک پر کلک کریں: https://islamarchive.cc/H_558474 ترجمہ کے لیے دیکھیے فیضانِ صدیقِ اکبر، ص:661 تا 666

اوصاف و کمالاتِ صدیقِ اکبر بزبانِ امامِ حسن مجتبیٰ

امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک حسین خواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: «رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَدَهٗ عَلَى الْعَرْشِ، وَرَأَيْتُ أَبَابَكْرٍ وَاضِعًا يَدَهٗ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَرَأَيْتُ عُمَرَ وَاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ، وَرَأَيْتُ عُثْمَانَ وَاضِعًا يَدَهٗ عَلٰى عُمَرَ، وَرَأَيْتُ دَمًا دُوْنَهُمْ. فَقِيْلَ: اَلدَّمُ قَتْلُ عُثْمَانَ، اَللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَطْلُبُ بِهٖ.» یعنی مَیں نے (خواب میں) اپنے نانا جان ﷺ کی زیارت کی... آپ نے اپنا ہاتھ عرش پر رکھا ہوا تھا، اور صدیقِ اکبر کو دیکھا... اُنھوں نے اپنا ہاتھ رحمتِ کونین ﷺ پر رکھا ہوا تھا، اور فاروقِ اعظم کو دیکھا... اُنھوں نے اپنا ہاتھ صدّیقِ اکبر پر رکھا ہوا تھا، اور ذوالنورین کو دیکھا... اُنھوں نے اپنا ہاتھ فاروقِ اعظم پر رکھا ہوا تھا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ اُن کے سامنے کچھ خون دیکھا، بتایا گیا کہ یہ خونِ عثمان ہے، اللہ تعالیٰ اِس کا فیصلہ فرمائے گا۔

(المنامات لابن ابی الدنیا، رقم:175، ص:92۔ البدایۃ والنہایۃ، ج:7، ص:217، دار احیاء التراث۔ تاریخ دمشق، ج:13، ص:278، دار الفکر)

لاہور دھماکا کی مذمت: سیدنا امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے اِس خواب سے جہاں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی شان اور بارگاہِ اقدس میں اُن کی مقبولیت معلوم ہوتی ہے، وہیں خونِ مسلم کے تقدس کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔

گزشتہ روز (20 جنوری، 2022ء) کو اندرون لاہور میں بم دھماکا کہ ہوا، جس کے نتیجے میں ایک بچے سمیت تین افراد جاں بحق اور متعدد زخمی ہوئے ہیں۔ اِس واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ محبوبِ خدا ﷺ نے فرمایا: «مَنْ أَعَانَ عَلٰى قَتْلِ مُؤْمِنٍ وَلَوْ بِشَطْرِ كَلِمَةٍ، لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ» یعنی ”جس نے مسلمان کے ناحق قتل میں معمولی تعاون کیا، حتی کہ صرف آدھا لفظ بولا، جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا: «یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے»۔“ (سنن ابن ماجہ، حدیث:2620)

قتلِ مسلم میں تعاون کا یہ انجام ہے تو خود قاتل کا کیا حال ہوگا؟

اوصاف و کمالاتِ صدّیقِ اکبر بزبانِ اولادِ حَسَنَیْنِ کریمَیْن

سیدنا علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ کے سبھی شہزادگان بھی سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے محبت اور اُن کی تعریف کرتے تھے۔[1]

[1] عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ حِلْيَةِ السُّيُوْفِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهٖ، قَدْ حَلّٰى أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ سَيْفَهٗ. قُلْتُ: وَتَقُوْلُ الصِّدِّيْقُ؟ فَوَثَبَ وَثْبَةً، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ قَالَ: نَعَمْ! اَلصِّدِّيْقُ، نَعَمْ! اَلصِّدِّيْقُ، فَمَنْ لَمْ يَقُلِ الصِّدِّيْقَ، فَلَا صَدَّقَ اللهُ لَهٗ قَوْلًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. (سير أعلام النبلاء، البداية والنهاية)

رتبۂ صدیقِ اکبر: کسی شخص نے حضرت امام علی زین العابدین رضی اللہ عنہ بن سیدنا امامِ حسین رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر پوچھا: «مَا كَانَ مَنْزِلَةُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟» صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا مقام حاصل تھا؟ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے بہت مختصر اور خوب صورت جواب عنایت کیا، فرمایا: «كَمَنْزِلَتِهِمَا السَّاعَةَ.» یعنی "آج جا کر سنہری جالیوں کی زیارت کر لو، جیسے آج پہلو میں ہیں اور بے مثال قرب سے سرفراز ہیں، ظاہری حیاتِ میں بھی ایسا ہی بے مثال قرب نصیب تھا۔"(مسند احمد، 27/264، حدیث:16709)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے گنبدِ خضرا سے متعلق کہا:

محبوبِ ربِّ عرش ہے اِس سبز قُبّہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے

صدیقِ اکبر: امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد گرامی امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے، اور وہ اپنے والد شہزادۂ امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت علی زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن کے پاس آ کر کہا: أَخْبِرْنِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ۔ ابو بکر کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔ آپ نے (اُس کے خشک لہجے سے اُس کی بیماری بھانپ لی اور) فرمایا: عَنِ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُ؟ جناب صدّیق کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ محبتِ اہلِ بیت کا جھوٹا دعوے دار اِس جملہ سے چونک گیا اور کہنے لگا: آپ بھی اُنھیں صدیق کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ! قَدْ سَمَّاهُ صِدِّيقًا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ، فَمَنْ لَمْ يُسَمِّهِ صِدِّيقًا، فَلَا صَدَّقَ اللهُ قَوْلَهُ۔ تیری ماں تجھے روئے! اُنھیں صدّیق صرف مَیں ہی نہیں کہہ رہا، مجھ سے افضل شخصیات نے اُنھیں صدیق کہا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُنھیں صدّیق کے لقب سے نوازا ہے، مہاجرین و انصار نے اُنھیں صدیق کہا ہے۔ جو اُنھیں صدیق نہیں کہتا اللہ کرے کہ اُس کی کوئی بات سچی نہ ہو۔ پھر فرمایا: اِذْهَبْ، فَأَحِبَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَتَوَلَّهُمَا، فَمَا كَانَ مِنْ أَمْرٍ فَفِي عُنُقِي۔ "جا! جناب صدیقِ اکبر اور جناب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے محبت کر اور اُن کا غلام بن، اگر اِس پر (آخرت میں) کوئی گرفت ہوئی تو مَیں اُس کا ذمہ دار ہوں۔(فضائل الصحابہ للدار قطنی، حدیث:60، سیر اعلام النبلاء، ذکر علی بن الحسین، تاریخ دمشق)

عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: «يَا جَابِرُ! بَلَغَنِي أَنَّ قَوْمًا بِالْعِرَاقِ يَزْعُمُوْنَ أَنَّهُمْ يُحِبُّوْنَنَا وَيَتَنَاوَلُوْنَ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَيَزْعُمُوْنَ أَنِّي أَمَرْتُهُمْ بِذٰلِكَ، فَأَبْلِغْهُمْ أَنِّي إِلَى اللهِ مِنْهُمْ بَرِيْءٌ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ وُلِّيْتُ لَتَقَرَّبْتُ إِلَى اللهِ تَعَالٰى بِدِمَائِهِمْ۔ لَا نَالَتْنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَسْتَغْفِرُ لَهُمَا، وَأَتَرَحَّمُ عَلَيْهِمَا، إِنَّ أَعْدَاءَ اللهِ لَغَافِلُوْنَ عَنْهُمَا» (حلية الأولياء، تاريخ دمشق)

جو صدیق کا نہیں وہ ہمارا نہیں: سالم بن ابو حفصہ [1] کے سیدنا صدیقِ اکبر اور سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کے بارے میں خیالات اچھے نہیں تھے۔ وہ خود کہتا ہے کہ مَیں نے امامِ جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما الرحمہ سے جنابِ صدیق وفاروق کے بارے میں پوچھا۔ دونوں بزرگوں نے فرمایا: «يَا سَالِمُ! تَوَلَّهُمَا وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا، فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى» ”سالم! اُن سے محبت کرو اور جو اُن کا نہیں اُس سے لاتعلق ہو جاؤ، صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم دونوں راہِ ہدایت کے امام ہیں۔“

سالم نے کہا: امامِ جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ مجھے فرمانے لگے: يَا سَالِمُ! أَبُو بَكْرٍ جَدِّي، أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ؟ ”سالم! صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ میرے نانا ہیں، کیا کوئی عقل منداپنے بڑوں کو گالیاں دے سکتا ہے؟“ [2]

سالم کہتا ہے: امامِ جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا وقتِ وصال قریب تھا تو آپ نے مجھے سنانے کے لیے ربّ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی:
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتَوَلّٰى وَأُحِبُّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ. اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ فِيْ نَفْسِيْ غَيْرُ هٰذَا فَلَا نَالَتْنِيْ شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ﷺ۔
اے اللہ! مَیں صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم سے محبت کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر میرے دل میں اُن کی محبت کے علاوہ کوئی بات (بغض) ہے تو مجھے میرے نانا جان ﷺ کی شفاعت نصیب نہ ہو۔ (فضائل الصحابہ للدارقطنی، حدیث:66، سیر اعلام النبلاء، ج:4، ص:206، الرسالۃ)

حرفِ آخر

فتنوں کے اِس دور میں جہاں دیگر بہت سے عقائد کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں وہیں صحابہ واہلِ بیت علیہم الرضوان کے بارے میں بھی ایسی باتیں پھیلانے کی کوشش کی جارہی ہے جن کا حقیقت سے کوئی تعلّق نہیں۔

سیدنا علی مرتضٰی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ اور آپ کے شہزادگانِ والاشان کے جو حسین کلمات ذکر ہوئے اِن سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اہلِ بیت کرام تمام صحابہ، بالخصوص خلفاءِ راشدین سے بے پناہ محبت کرتے تھے اور اُن کی گستاخی کرنے والوں سے بیزار تھے۔ اِسی طرح صحابہ کرام بھی اہلِ بیت سے تعلق کو اپنے لیے سعادت سمجھتے اور اُن کی تعریف وتوصیف کو باعثِ برکت گردانتے۔

---

[1] مزید معلومات کے لیے ملاحظہ کیجیے: http://hadith.islam-db.com/narrators/3183/%D8%B3%D8%A7%D9%84%D9%85-%D8%A8%D9%86-%D8%A3%D8%A8%D9%8A-%D8%AD%D9%81%D8%B5%D8%A9

[2] فضائل الصحابۃ للامام احمد، 1/175، حدیث:176

سیدنا امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ محترمہ سیدتنا اُمّ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم ہیں۔ یوں آپ رحمۃ اللہ علیہ والدہ کی طرف سے ”صدیقی“ اور والد کی طرف سے ”علوی وفاطمی“ ہیں۔ ☆ سیدنا جعفر بن اُمّ فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق۔ ☆...سیدنا جعفر بن محمد باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی مرتضٰی۔ (اللباب فی تہذیب الانساب، باب الصاد المہملۃ والالف، ج2، ص41)

ہمارے اکابر نے سکھایا: رسول اللہ ﷺ کے کسی بھی صحابی یا رشتہ دار (اہل بیت) کا ذکر آئے تو فرض ہے کہ ایسے الفاظ بولے جائیں جن سے تعظیم اور ادب کا پہلو نمایاں ہو، بے ادبی والے الفاظ سے اُن کا تذکرہ کرنا حرام ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ اُن کی تعریف کی ہے اور اچھے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی تین قسمیں بیان فرمائیں: 1) مہاجرین۔ 2) انصار۔ 3) قیامت تک کے وہ مسلمان جو اِن کے لیے دعائیں کریں اور اِن سے کدورت نہ رکھیں۔ ارشاد فرمایا: وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ. اور وہ جو اِن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہم سے پہلے ایمان لانے والے ہمارے بھائیوں کو بھی بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی کینہ (کدورت) نہ رکھ، اے ہمارے رب! بے شک تو ہی نہایت مہربان بہت رحمت والا ہے۔

[الحشر 59:10]

جو شخص اِن سے کدورت رکھے وہ ایمان والوں کی تینوں قسموں سے خارج ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے، اُمّت مسلمہ کو ہر طرح کی آفتوں اور فتنہ وفساد محفوظ فرمائے۔ ربّ تعالیٰ تمام مسلمانوں، بالخصوص لاہور میں ہونے والے دھماکا کے شہدا کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ خالقِ کائنات اسلام اور پاکستان کے خیر خواہوں کی مدد فرمائے۔

آمین بجاہ النبیِّ الکریم ﷺ

اہم نوٹ: رافضیّت و خارجیّت کے سدِّباب کے لیے مجلس علماءِ نظامیہ پاکستان نے مستند، جامع اور خوبصورت فلیکس شائع کیا ہے۔ اِسے مساجد اور عوامی مقامات پر آویزاں کیجیے۔

👈 ملاحظہ کرنے کے لیے لنک پر کلک کریں: https://drive.google.com/file/d/1rygD2bGpTJKWA4fy0AtUogzJHJWLFVOO/view?usp=sharing

https://drive.google.com/file/d/13I4POES855JvJr4xUrMWkm1ZSqQifZMB/view?usp=sharing

👈 یہ فلیکس اپنے یا اپنے ادارے کے نام سے شائع کرنا چاہیں تو درج ذیل لنک سے فائل ڈاؤن لوڈ کر کے اپنا نام لکھوا کر شائع کرا سکتے ہیں:

https://drive.google.com/file/d/1U2KG7GnHlqwpwD0Nr25ku7qOUxSgf1bL/view?usp=sharing

👈 حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں: 03157374429